مستحق ہیں، لیکن یہ کردار کافی نہیں ہے، انہیں خانہ جنگی کو رکوانے کے لیے مصالحت کنندہ کا کردار ادا کرنا چاہیے اور آگے بڑھ کر ان لوگوں کو ان کے منفی طرز عمل کے سنگین نتائج کا احساس دلانا چاہیے جو محض شخصی انا یا گروہی ترجیحات کی خاطر شعوری یا غیر شعوری طور پر عالمی استعمار کا آلہ کار بن کر افغانستان کو تباہ کرنے پر تل گئے ہیں۔

(۱۸ر جنوری ۹۴ء)

حضرت مولانا عبد اللطیف بالا کوٹیؒ

گزشتہ ماہ کے دوران شاہی مسجد سرائے عالمگیر کے خطیب حضرت مولانا عبد اللطیف بالا کوٹی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی عمر ۷۳ برس کے لگ بھگ تھی۔ وہ دارالعلوم دیو بند کے فاضل تھے اور بالا کوٹ ہزارہ کے گاؤں بھنگیاں کے رہنے والے تھے۔ ان کی عمر کا بیشتر حصہ راولپنڈی، جہلم اور سرائے عالمگیر میں دینی علوم کی تدریس میں بسر ہوا۔ سرائے عالمگیر میں وہ ۱۹۶۱ء میں آئے اور آخر وقت تک وہیں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ شاہی مسجد میں خطابت کے علاوہ مرکزی عید گاہ میں جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن کے نام سے دینی درسگاہ قائم کی جو ان کا صدقہ جاریہ ہے اور ان کے فرزند میاں جمیل احمد بالا کوٹی اب اس درسگاہ کے منتظم ہیں۔

مرحوم نے مجلس احرار اسلام اور جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم پر دینی تحریکات میں حصہ لیا۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خصوصی تعلق تھا، جو انہوں نے خوب نبھایا اور حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم کے ساتھ بھی گہری عقیدت رکھتے تھے۔ حق گو، بے باک اور خدا ترس عالم دین تھے۔ اب ایسے وضعدار بزرگوں کی تعداد دنیا میں کم ہوتی جا رہی ہے، جو بلاشبہ علامات قیامت میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں، آمین۔